

خواتین کے نام

بانو فاطمہ



UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

اس پچھلے پچیس سال میں ترقی کی چکا چونکہ نے ہمارے
 معاشرے کا جو حال کیا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ اس چیز روشنی
 میں کچھ دیکھنے چڑھنے کا عمل کچھ اترنے کا کچھ شہر بدر ہونے کی
 بھجوری کچھ ہجرت کا سارا لینے کی۔ رشتے کچھ الجھے کچھ ٹوٹے کچھ
 میں کاٹھیں پڑ گئیں۔ خاندانوں کی شناخت افراد کی الطراوت راہن
 سن کے طریق اسانی توڑ پھوڑ اتنا بہت کچھ اس تیز رفتاری سے عمل
 میں آیا ہے کہ کچھلی پود تو بوکھلائی ہی تھی نئی نسل بھی اس ماحولیاتی
 تبدیلی اقدار کی بے ثباتی خیالات کی تیز رفتاری کو نہ تو درستی سے
 سمجھ پاتی ہے نہ اس سے سمجھو کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ کبھی
 جو کسی نم آلود پتھر کو اٹھائیں تو اس کے نیچے ایک دنیا آیا نظر آتی ہے
 اور اچانک روشنی میں آجائے پر جو افرا تفری اس مخلوق میں نظر آتی
 ہے وہی آج کل مشرقی معاشروں کا حال ہے۔

یہ کھیل زیادہ تر وہ سیریز سے لیے گئے ہیں: "حوا کے نام" اور
 "نیا دور" — 1971ء میں خواتین کا سال منایا گیا اور آزادی نسواں کی
 تقریر اسی سال ٹیلی کاسٹ ہوئی۔ مشرقی معاشرہ جو ترقی کی سرچ لائن
 میں آیا تو ساتھ ہی عورت اور خاص کر ملل کلاس کی عورت اور بھی
 پریشانی کا شکار ہوئی ہے۔ یہ تمام کھیل ایسے افراد کے متعلق لکھے گئے
 جن کے ہاتھ سنگ گراں تلے آئے اور انہیں دایلا بچائے اور دکھ
 بانٹنے کا اذن بھی نہ ملا۔

داستان سرائے

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

حوا کے نام

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

سین ۱

آؤٹ ڈور

دن

(لڑکیوں کے کھانچ کا بیرونی منہ۔ کچھ لڑکیاں گارڈوں سے اترتی ہیں۔ ان میں متاب پر کیسٹو خصوصی توجہ دیتا ہے "ہو ہائی لڑکیوں سے شکل و صورت اور انداز میں مختلف ہے۔")

کٹ

کر دار

سین 2

آؤٹ ڈور

شام

(ہوسٹل کی گیلری۔ کچھ لڑکیاں ہاتھوں میں ٹینس کے ریکٹ لئے آ رہی ہیں۔ وہ آئیں میں باتیں کئے جاتی ہیں "لیکن ان کی باتوں کا ساؤنڈ ٹریک نہیں چلایا جاتا بلکہ اس پر میوزک سپر ایڈز کیا جاتا ہے۔ جب لڑکیاں گزر جاتی ہیں تو وارڈن مس قمر ایک بیساکھی کے سہارے چلتی ہوئی آتی ہے۔ وہ ان لڑکیوں کو جلتے ہوئے دیکھتی ہے "پھر اپنی بیساکھی پر غور سے نظر ڈالتی ہے۔ کیسٹو آہستہ آہستہ اس کی نظروں کے ساتھ ساتھ جاتا ہے۔")

کٹ

سین 3

آؤٹ ڈور

دن

(کچھ لڑکیاں جن میں متاب سب سے روشن ہے "چنگ اڑا رہی ہیں۔ ایک لڑکی کے ہاتھ میں چرخہ ہے "دوسری کئی دیتی ہے۔ ایک اوپر دیکھ رہی ہے۔ اس وقت مس قمر بیساکھی لئے کئی دینے والی لڑکی کے پیچھے برآمد ہوئی ہے اور جھپٹ کر چنگ چھین لیتی ہے۔)

پہلی قمر ہیں کے لگ بھگ مت خوبصورت۔ دوسری قمر پینتالیس کے

قریب پینتالیس

ایک خوبصورت لڑکی

پہلے لڑکیوں "بھ" میں اوجیز عمر

قمر کی پھوٹی ہیں۔ عمر سولہ کے قریب

ایک باڈمی صورت

اور چار لڑکیوں کا گروپ

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

قر: How many times have I told you
میں نے آپ کو کتنی بار بتایا ہے۔

قر: آپ سب کوئی چیزیں نہیں ہیں۔ ایک بار آپ کو وارننگ دی "دو بار وارننگ دی۔ آپ مجھے پھیل کو روک دیتے تھے۔
مست: ہست کے ہوتے تو پھیل دیتے ہیں۔ ہست کے ہوتے تو پھیل دیتے ہیں۔
قر: ہست کے ہوتے تو پھیل دیتے ہیں۔ ہست کے ہوتے تو پھیل دیتے ہیں۔

قر: 2: میں سوری ہوں۔ تم سب کو قانون کھول دیں۔ ایک ایک وارننگ لیٹر تمہارے
قر: Parents کو بھی سمجھوں گی۔ دوڑ آ رہی ہے۔ یہ چرخی مجھے دیں۔
قر: 3: ہست کے ہوتے تو پھیل دیتے ہیں۔ ہست کے ہوتے تو پھیل دیتے ہیں۔

قر: (جی ہاں) Give it to me at once
(چرخی لڑکی کے ہاتھ سے قر کے ہاتھ میں آتی ہے۔ کیسہ چرخی
ہے مرکوز ہوتا ہے۔)

ڈالو

شام

لن ڈور

سین 4

قر: اس قر اپنے کمرے میں بیٹھی ہے۔ کیسہ اس کے ہاتھوں پر ہے
جس میں وہ چرخی گھوم رہی ہے۔ پشت پر گارڈن فین چل رہا ہے۔
گارڈن فین کی آواز باقاعدہ آتی ہے۔ کیسہ چرخی سے فین پر اور وہاں
سے قر کے چہرے پر آتا ہے۔ آہستہ آہستہ سکریں پر صرف قر کی وہ
آنکھیں دکھائی دیتی ہیں۔ اس کی آواز پر وہ ہرگز نہیں ہلکتی ہو
جاتی ہے۔

فیش بک

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

سین 5

آڈٹ ڈور

لن ڈور

قر: (اس سین کی شرنگ راجہ بازار کی کسی جگہ پر کھلی جا رہی ہے۔
اس جگہ پر قر کھڑی چنگ اڑا رہی ہے۔ جب چنگ بھول کھاتی ہے
قر چڑی کا آواز شہر نظر آتا ہے۔ قر بہت ہی خوبصورت لڑکی ہے۔
اس خوبصورتی کے ساتھ ساتھ اس میں خوش مزاجی اور خود اعتمادی
بھی بہت ہے۔ اس وقت قر کی چھوٹی بہن جتنو نے چرخی پکڑ رکھی
ہے۔)

قر: خدا کے لئے ہاتھی بیچے جاو۔ بڑی گرمی ہو گئی ہے۔
ڈرا چرخی پکڑنا پڑے تو گرمی لگتی ہے اور آنکس کریم کھانے کے لئے پیسے مل
جائیں تو آدھا سیل چلنا بھی کوئی مشکل نہیں۔
ہاتھی چھی میرے باند تھک گئے ہیں۔

قر: کام چور ست کہیں کی۔ دیکھ دیکھ کھل کیا تارا بن گئی ہے۔ ارے ہم نے تو
ڈاکٹر کے لونڈے کو بھی ہرا دیا۔ کوئی ہم سا چنگ اڑا کے تو دکھائے۔

قر: (دسم آتا ہے اس کی چال ڈھال "گفتگو سب شاعرانہ ہے۔ حسن پرست"
عاشقانہ طبیعت کا مالک ہے۔ اس وقت اس کے ہاتھ میں ایک بیکٹ ہے۔)
ساری دنیا لٹھڑے کمریوں میں چھپی بیٹھی ہے اور تم! اچھا شوق ہے بہن
عین دبیر کے وقت۔

قر: شوق کا وقت سے کیا سروکار۔
دسم: جب اس دھوپ میں یہ دھلی خوبانی کی سی رنگت سیاہ پڑی تھی تو سارے
شہر کی کرسیاں علاج نہ کر سکیں گی تمہارا۔

قر: ہمارا رنگ سنو لانے والا نہیں۔ ہمارے پاپ دادا تاشقیر سرفرد کے لوگ تھے
کوئی آپ کی طرح دھاتی نہیں تھے رہا لے کر گوڑی کرتے والے۔

دسم: کس کس مان پر وقت لگتا ہے جناب کا۔

قر: کئی ایک ہیں پاکٹ سائز۔ ہائے باتوں میں مت لگائیے۔

دسم: بھائی جان آپ پلیز چرخی پکڑ لیں۔

دسم: (بیکٹ رکھ کر چرخی پکڑتا ہے)

دسم: (جاتے ہوئے) میں ذرا آپ کی سائیکل چالوں دسم بھائی جان؟

مستحب: میں نے صرف کامیابی تو میں مستحب کو ہوں کی۔ (واک رہتی ہے)
 قر: اب وہاں واک دیکھتی ہے۔ ایک خط کھولتی ہے، نظر مارتی
 ہے۔ پھر وہ کوئی ہے۔ اس وقت مٹی پڑتی جاتی ہے۔
 اس وقت کچھ کہہ جاتی کہ اس مٹی۔ نہ یہ نہیں صاف کرتا ہے نہ ٹانگی مارتا
 ہے۔ ایسی سارا میں کیڑی میں پوری گھٹا گا رہتا ہے۔
 قر: اب اس مٹا کو دے دیتا۔ اور اس مستحب کو بھیجے میرے پاس۔
 اپنی سب خط وہ مٹی کو دے رہی ہے، صرف ایک خط اس کے
 ہاتھ میں ہے۔ وہ اسے پڑھنے کے انداز میں دیکھتی ہے۔ اس پر حواہ
 تو پڑھتا ہوتی ہے۔

قر: مستحب میں امریکہ میں رہوں کہ افریقہ کے جنگوں میں، جتنی دیر چاند رات
 رہتی ہے میں ہمارا ہمارا ہوں۔ کیا تم بھی اپنی ہو سٹل کی کھڑکی سے چاند دیکھتی
 ہو آج کے لئے خط میں لکھا ہوا ہے کہ اس کی کھڑکی سے چاند دیکھتی
 ہے کتنی زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو؟
 (مستحب لڑا سا ہوا کھل کر اندر دیکھتی ہے)

مستحب: سے مٹی تم ان پلیز؟
 قر: (مٹی سے) کم ان
 (قر کا تہ کر کے قلعے کے اندر ڈالتی ہے)

مستحب: میں مس؟
 قر: (دو سے قلعہ دکھا کر) یہ تو تمہارا ہے؟
 مستحب: (دو آگیا کرتی مس۔ میرے کزن کا ہے۔
 قر: کیا کرنا ہے تمہارا کزن امریکہ میں؟
 مستحب: مٹی ایک آری میں کہنے گیا ہے۔

قر: اب تعلیم پانچ ہو کر بھی وہ ایسے بیوقوف لگتا ہے۔ (خط پھاڑتے ہوئے) اگر
 اسے خط لکھ دو تو پتا چلے گا کہ وہ کتنا احمق ہے خط لکھے۔
 مستحب: یہ۔ یہ آپ کے پاس ہے۔ اس کا پہلا خط تھا امریکہ پہنچنے کے

قر: تم اپنے اپنے سے پڑھتی تھو کہ کہ تم اس کے خط دیکھ کر کہتی ہو۔

مستحب: (غصے سے ذہن لب) کاش عورتیں مس نہ ہا کرے۔ کاش انہیں ہرانی
 میں وہ سب کچھ کرتے، بننے اور کہنے کا موقع مل جایا کرے جس کی وہ آرزو مند
 ہوتی ہیں۔ کاش۔ ہمارے خط پھاڑنے سے پہلے۔ ہمارا دل توڑنے سے پہلے
 انہیں کوئی واقعہ یاد آ جایا کرے۔ تب کتنی ظالم ہیں مس قمر۔ کتنی ظالم۔ اگر
 کوئی۔ اگر کوئی۔ پر آپ سے کوئی کیا پیار کرتا؟ کاش آپ میرا خط نہ پھاڑیں
 مٹی کاش۔

(ردی ہوئی رخصت ہو جاتی ہے۔ اس کے جانے کے بعد قمر
 اپنے ہاتھوں میں پٹے ہوئے خط کے ٹکڑے دیکھتی ہے۔ کیمرو ان پر
 مرکوز ہوتا ہے۔)

فلش بیک

دن

آؤٹ ڈور

سین 7

(ایسی سی کار میں قمر اور وسیم ایئر پورٹ پہنچتے ہیں۔ قمر کار چلا
 رہی ہے۔ دونوں اندر آتے ہیں۔ سلن کا بیگ وسیم کے ساتھ
 ہے۔)

سٹ

کچھ لمحوں بعد

ان ڈور

سین 8

(ایئر پورٹ کا دستور ان۔ دونوں چائے پی رہے ہیں)

قر: کتنی دیر باقی ہے؟

وسیم: بس یہی کل ستر و ستر

قر: خط ضرور لکھنا وسیم۔

وسیم: پھر شکایت کرو گی۔

قریم: "کئی" کہتا ہوں "کئی" نہیں کہتا۔
 قریم: "کئی" کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اب تم اس طرح شریف کرتے ہو تو مجھے پتا
 چل گیا ہے۔ لہذا میں سے "دقت" سے "وہ ساری عورتوں کے حسن سے۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے لئے اتنی جگہ
 کہاں ہے؟" وہ عورت کے لئے لڑکھا لائیں بن جانا چاہتا ہے جو۔ محبت کے پیلے
 لے سے لے کر زندگی کے آخری طے تک پھیلتا ہو۔

قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے حسن سے
 کرنا ہے" "نہ ہر سال میں آتا رہتا ہے جیسے تک کو کھاری پانی چاٹ رہا ہو۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "وہ عورت سے محبت کرنا چاہتا ہے لیکن پرکشش
 اس کے لئے صرف حسن ہوتا ہے تو کشتہ نہیں رہتا۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے حسن سے
 کرنا ہے" "نہ ہر سال میں آتا رہتا ہے جیسے تک کو کھاری پانی چاٹ رہا ہو۔"

قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے حسن سے
 کرنا ہے" "نہ ہر سال میں آتا رہتا ہے جیسے تک کو کھاری پانی چاٹ رہا ہو۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "وہ عورت سے محبت کرنا چاہتا ہے لیکن پرکشش
 اس کے لئے صرف حسن ہوتا ہے تو کشتہ نہیں رہتا۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے حسن سے
 کرنا ہے" "نہ ہر سال میں آتا رہتا ہے جیسے تک کو کھاری پانی چاٹ رہا ہو۔"

قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے حسن سے
 کرنا ہے" "نہ ہر سال میں آتا رہتا ہے جیسے تک کو کھاری پانی چاٹ رہا ہو۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "وہ عورت سے محبت کرنا چاہتا ہے لیکن پرکشش
 اس کے لئے صرف حسن ہوتا ہے تو کشتہ نہیں رہتا۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے حسن سے
 کرنا ہے" "نہ ہر سال میں آتا رہتا ہے جیسے تک کو کھاری پانی چاٹ رہا ہو۔"

قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے حسن سے
 کرنا ہے" "نہ ہر سال میں آتا رہتا ہے جیسے تک کو کھاری پانی چاٹ رہا ہو۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "وہ عورت سے محبت کرنا چاہتا ہے لیکن پرکشش
 اس کے لئے صرف حسن ہوتا ہے تو کشتہ نہیں رہتا۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے حسن سے
 کرنا ہے" "نہ ہر سال میں آتا رہتا ہے جیسے تک کو کھاری پانی چاٹ رہا ہو۔"

قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے حسن سے
 کرنا ہے" "نہ ہر سال میں آتا رہتا ہے جیسے تک کو کھاری پانی چاٹ رہا ہو۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "وہ عورت سے محبت کرنا چاہتا ہے لیکن پرکشش
 اس کے لئے صرف حسن ہوتا ہے تو کشتہ نہیں رہتا۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے حسن سے
 کرنا ہے" "نہ ہر سال میں آتا رہتا ہے جیسے تک کو کھاری پانی چاٹ رہا ہو۔"

قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "پتہ نہیں ہو کے دل میں عورت کے حسن سے
 کرنا ہے" "نہ ہر سال میں آتا رہتا ہے جیسے تک کو کھاری پانی چاٹ رہا ہو۔"
 قریم: "کئی" کہتا ہے کہ "وہ عورت سے محبت کرنا چاہتا ہے لیکن پرکشش
 اس کے لئے صرف حسن ہوتا ہے تو کشتہ نہیں رہتا۔"

سین 10
 آؤٹ ڈور
 کٹ
 (ہوائی جہاز اڑتا ہوا دکھاتے ہیں۔ اس پر قریم کا ہاتھ پڑتا دھرو
 پہرہ پہن رہا ہے)

سین 11
 آؤٹ ڈور
 کٹ
 (اب ہم واپسی پر قریم کو کار تیزی سے چلاتے ہوئے دکھاتے ہیں۔
 اس کے کالوں میں وہی ٹاؤن شپ آ رہی ہے جو اس نے ایئر پورٹ
 پر سنی تھی۔ کار کا حادثہ۔ قریم کا ہراساں چہرہ۔ وہ ٹور سے بریک لگاتی
 ہے اور ایک اونچی چیخ مارتی ہے۔)

سین 12
 ان ڈور
 کٹ
 (قریم کا سارا چہرہ ٹیڑھوں میں بندھا ہے۔ اس کی ٹانگ پلستر میں ہے
 اور وہ ہسپتال میں بے سوجہ پڑی ہے۔ اس کے پاس ہی اس کی چھوٹی
 بہن بیٹھ اور مل رہی ہیں۔)

سین 13
 آؤٹ ڈور
 کٹ
 (قریم کا سارا چہرہ ٹیڑھوں میں بندھا ہے۔ اس کی ٹانگ پلستر میں ہے
 اور وہ ہسپتال میں بے سوجہ پڑی ہے۔ اس کے پاس ہی اس کی چھوٹی
 بہن بیٹھ اور مل رہی ہیں۔)

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

قری ہیں اور بھی ہیں، نہیں چہ اور ۱۲۷۰ پکا ہے۔ منہ آتی

ہے

ہاں سب لی ہیں۔

مجھے سب پس چاہیے۔ مجھے تینہ چاہیے۔

تینہ تو کوئی مائ نہیں ہائی۔

تھاکے لئے منہ، میری باری من مجھے تینہ لادے کہیں سے۔ پلیز!

ای سے مارے کیجئے تو دیکھتے ہیں ہائی۔

ہا تو کوشش تو کریں

اور وہ جاتی ہے۔ قر ساتھ رکھی ہوئی سیاسکی اٹھاتی ہے اور

اور وہ کھول کر ٹیلی میں گئے تو آدم آئینے کے پاس جاتی ہے۔ پہلے

اپنا چہو فور سے دیکھتی ہے پھر سیاسکی کی مدد سے تھوڑی دور جا کر

آئینے کی طرف آتی ہے۔ اپنا چہو دیکھ کر وہ اونچے اونچے ہنسنے لگتی

ہے۔ سیاسکی ہاتھ سے گرا کر وہ زمین پر آئینے کے سامنے بیٹھتی ہے۔

اس وقت منہ آتی ہے

ہاں دسم بھل آ رہے ہیں کراہی سے۔ ہاں جی کیا ہوا ہائی۔ ہاں دسم

بھل۔ دسم سبب۔ ہاں۔ ہاں۔

ک

آدھی رات

آؤٹ ڈور

اور وہ رات کے وقت پھر وہی پورے اپنے بستر سے اٹھتی ہے اور

سیاسکی بیٹھی باہر سڑک پر کھل جاتی ہے۔ منہ جی سڑک پر اس کے

چہو ٹٹ۔

UrduPhoto.com

قر: (صرف آواز سہرا پھڑ ہوتی ہے) اب دسم مجھے دیکھ کر کیا کرے گا۔ اب دسم مجھے دیکھ کر کیا کرے گا۔ کیا کرے گا۔

فیش بیک فتم

شام

ان ڈور

(س قرچپ چاپ اپنی کرسی پر بیٹھی ہے۔ وہ بھی سی سہاس
بھرتی ہے نور خط کے گزروں کو لب سے لگاتی ہے۔)

ڈزالو

شام

ان ڈور

(ہوش کا کمرہ۔ یہاں دو چار لڑکیاں پٹنگ پر بیٹھی تھیں بجا رہی
ہیں۔ ایک لڑکی گلہ ان اٹھا کر اسے مائیکرو فون کی طرح منہ کے آگے
کرتی ہے اور پھر اپنی تقریر شروع کرتی ہے)

صدر گراہی اور معزز خواتین! ابھی حزب مخالف سے ایک خاتون آئیں اور
بڑی سادگی سے کہہ دیا کہ پیغمبروں کو ہمیشہ سادہ عورتوں نے پالا۔ صدر گراہی! آج
تک جتنے انسان پیدا ہوئے ہیں ان کے مقابلے میں پیغمبر کس قدر کم تھے جن کو
ان سادہ عورتوں نے پالا۔

(جو لڑکیاں پٹنگ پر بیٹھی ہیں وہ تھیں بجا رہی ہیں)

سب: ہن۔ ہن۔

لڑکی: اس ایوان کی رائے میں مرد سادگی کو پسند نہیں کرتا اور میں اس رائے سے
اتفاق کرتی ہوں۔ لیکن زمانہ سے دیکھتے مرد نے عورت کو کیا بنا دیا اور عورت نے
مرد کو کیا بنا دیا۔ دونوں Sexes آج وہی کچھ نظر آتے ہیں جو ان کے مخالف نے
انہیں بنانا چاہا۔ عورت چاہے مغرب کی ہو یا مشرق کی فیشن کی دلداد ہے۔ مرد

مستاب: وہ وقت کی Vaseline سے لیس لگائی ہے سب غلطی ہو جائیگی۔

دسم: کیا اس قدر ضرورت ہے؟

مستاب: خاک ضرورت ہے، غرضی بھی ہے۔

دسم: وقت وقت سے نہیں ہوں؟

مستاب: جین ڈیڈی ایک ہر تپ سے ڈانٹ ضرور پائیں۔ ہے بڑی جیلز اور

اسے بد میں ہائے کوئی کسی لڑکی میں اتر رہا ہے، خدا قسم ڈیڈی اس لڑکی کو بھیجے

لیجی۔

دسم: ایک ہر تم مجھے اس سے ہوا۔

مستاب: سگریٹ کے پیچے سے لے گی وہاں ہوتی؟

دسم: ہاں ایسے ہی کی۔

مستاب: ایڈی کی نے دانت گوا لے؟

دسم: ہاں لے۔

مستاب: تربیت بہ روال کی آپ نے لاری؟

دسم: اس کا مجھے خیال ہی نہیں رہا۔

مستاب: ڈیڈی خدا قسم آپ ہائے کیڑی ہیں۔

دسم: میں۔ انہی کا کہہ رہی ہوں پادھر سمجھتے ہیں کہ میرے جیسا جملہ

کوئی ہے ہی نہیں۔

مستاب: خدا کے لئے ایڈی: Fitties والی جیش نہ پستا کریں۔ میری فریڈز

دیکھیں تو جانیں گی۔

دسم: اچھا اب سے ہٹ سوانہ کی۔

مستاب: میں اس قدر سے کہوں گی۔

دسم: آج شام قہار میں نے پوسٹ کی والی قابیل سے تنگ کرا لی ہے۔ مستاب

دسم: آپ کو اپنی کاپی لکھ لیں۔

مستاب: آپ کو اپنی کاپی لکھ لیں۔

مستاب: آپ کو اپنی کاپی لکھ لیں۔

مستاب: آپ کو اپنی کاپی لکھ لیں۔

مستاب: آپ کو اپنی کاپی لکھ لیں۔

مستاب: آپ کو اپنی کاپی لکھ لیں۔

ایک لیس کی دروازہ لگا کھڑی جس کے باہر مجھے درختوں کی

والیاں اتر آتی ہیں۔ کھڑکی میں سے باہر کی خوبصورتی نظر آتی ہے اور

بچوں کا کھس کھڑکی کے بند ٹیشوں پر پڑ رہا ہے۔ یہاں ایک کرسی ہے

دسم بیٹھا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوبصورت سکرین لگی ہوئی

ہے۔ سکرین کے پاس دوسری جانب ایک خالی کرسی ہے۔ دسم

سکرین سٹاکٹا ہے۔ وہ ایک کس لے کر رک جاتا ہے۔ جیسا کہ

آواز فیڈان ہوتی ہے لیکن دسم قمر کو دیکھ نہیں سکتا۔ پھر کمرہ دکھاتا

ہے کہ دسم سے دوسری جانب اس قمر جیسا کہ لے کر آتی ہے اور

کر خالی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔ دسم اور قمر کے درمیان سکرین ہے

اور وہ اپنی اپنی کرسی پر بیٹھے ہیں۔

آپ نے شاید مجھے بلایا تھا۔

قمر: (دسم کے رویے سے بالکل ظاہر نہیں ہوتا کہ اس نے قمر کو

پہچان لیا ہے)

دسم: جی۔ مجھے اپنی بیٹی مستاب کے بارے میں آپ سے کچھ مشورہ کرنا تھا۔

دیکھتے ہیں میں کراچی رہتا ہوں۔ یہاں ہوش میں وہ صرف آپ کی سرپرستی میں

رہتی ہے۔

قمر: (اس کی آواز کو سن کر گھبرا جاتی ہے) سب بچیوں کی دیکھ بھال کی جاتی ہے شیخ

صاحب۔

دسم: تھوڑی سی غلط فہمی ہو گئی ہے کہیں۔

قمر: شاید

دسم: امریکہ سے مستاب کے منگیترا کا خط آیا تھا۔ آپ نے ظاہر وہ خط اسے نہیں

دیا۔ وقت بدل چکا ہے محترمہ، اب اگر سبیاں بیوی ایک دوسرے کے خیالات سے

آگاہ نہ ہوں تو بڑی قیامت آ جاتی ہے۔

قمر: وہ خط نہیں تھا۔ وہ خط نہیں تھا۔ ایسے خط اگر لڑکیوں کو ملتے رہیں تو...

وہ ایسے غبارے کی طرح پھٹ جاتی ہیں جن میں گیس زیادہ بھر دی جائے۔

قمر: وہ ایسے غبارے کی طرح پھٹ جاتی ہیں جن میں گیس زیادہ بھر دی جائے۔

قمر: وہ ایسے غبارے کی طرح پھٹ جاتی ہیں جن میں گیس زیادہ بھر دی جائے۔

قمر: وہ ایسے غبارے کی طرح پھٹ جاتی ہیں جن میں گیس زیادہ بھر دی جائے۔

قمر: وہ ایسے غبارے کی طرح پھٹ جاتی ہیں جن میں گیس زیادہ بھر دی جائے۔

اب اس مطلب میں سمجھا نہیں۔
وہ کہ نہیں کہ یہ نہیں تھا۔ عورت کو اس بات کا احساس ہوا چاہیے کہ وہ
ضرورت ہے لیکن یہ احساس نہیں ہوا چاہیے کہ اسے صرف اس کی خوبصورتی

کی وجہ سے چاہا جا رہا ہے۔ وہ اس چلنے والے ایک آدمی انسان کی
اگر آپ مجھے اہمیت دیں تو میں۔ مجھے مددوں سے ایک آدمی انسان کی
علاقہ رہی ہے۔ کیا انسان ہر میرے لیے عمل اپنی ہو گئے کہ میں بھی اپنے
ملاقات کسی قریبی کو کرتا نہیں تھا۔ اگر آپ مجھے جلد بلا لیں تو میں آپ کو
اپنے پاس کی طرف لے جاتا ہوں۔

(وہ کہہ چلائے ہوئے آہستہ کہہ کر)
یہ وہ حالت زندگی میں تک میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مجھے شادی سے
پہلے ایک بہت خوبصورت لڑکی سے محبت تھی۔

(اسی باتیں لیتی ہے)

آپ سن رہی ہیں؟

جی ہاں مجھے کراہی ہوتا ہوا اور وہ ایک سبب ملنے کا شکار ہو گئی۔ اس کی
ایک بات ہے کہ وہ گئی اور چہرہ مکروہ ہو گیا۔ اچانک ایک رات وہ لڑکی گھر سے
مدد پرش ہو گئی۔

کیوں؟ کیا؟

شاید اسے مجھ پر اہمیت نہیں رہا تھا۔

کیوں اہمیت نہیں رہا تھا؟

شاید وہ سمجھتی تھی کہ کسی مرد کے کہ عموں میں بد صورتی اٹھانے کا کس بل
نہیں ہے۔

شاید!

میں نے اسے اسے تلاش کیا۔ بہت تلاش کیا۔

کیوں تلاش کرتے تھے آپ اسے؟

کیونکہ میں تلاش کرتا تھا کہ اپنے باروں کو۔ شاید آپ کو عجیب نہ ہو لیکن
میری اس وقت تک تلاش کرتا رہتا ہے جب تک وہ خود مجسم تلاش نہیں بن

وہ کچھ کہتا ہے آپ کو؟ میں اہمیت مطلب کے حالات اسے دہاں کی۔
مجھے۔ دراصل آپ سمجھ رہی عورت مطلب یہ کہتا ہے کہ دراصل میں
نے قر کے غامری حسن کو بھی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن آپ نے اسے دیکھ کر پتہ چل
کے اندر چھپائی ہے اندھیرے میں؟

جی ہاں کیا شرط ہی چلتے گنتی ہیں۔ وہ اس لڑکی کا جذبہ تھا۔ ہر اس کے
سارے وجود کو شعلے کی طرح دھکائے رکھتا تھا۔ کاش میں اسے جانتا کہ میرے
لئے وہ کبھی ٹکڑی۔ بدھشت نہیں ہو سکتی۔ کبھی نہیں۔ کبھی نہیں۔

(آفسو کرتے ہیں) لیکن اب۔ اب قاتل۔

(یہ وہ جیسے اپنے آپ سے کہتی ہے)

خوبصورتی بھی فوارے کی مانند ہوتی ہے۔ لائٹ کی طرح اندر سے نکلتی
ہے اور پوندوں کی شکل میں سارے میں پوندیں ڈالتی جاتی ہے۔ آپ مجھے بتائیں
وہ کیوں روپوش ہو گئی؟

اب میں کیا بتاؤں گی۔

اگر برسوں حسن کے ساتھ رہیں تو وہ لٹا ہے تاثیر ہو جاتا ہے جتنی
بد صورتی۔ پہاڑوں پر رہنے والے چشموں کی تعریف نہیں کرتے۔ ایکٹرس بیوی کا
شوہر اس کے حسن کا دلدادہ نہیں ہوتا۔ کاش مجھے ایک بار وہ مل جاتی تو اسے بتاتا
کہ مرد کو عورت کا حسن نہیں اس کا جذبہ متاثر کرتا ہے۔ مجھے ساری زندگی ہی
جذبے کی تلاش رہی۔

(کیمو قمری مرکوز رہتا ہے۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے)

ہیں۔

سن

دن

آؤٹ ڈور

سین 20

(ایک بڑے لوٹس بورڈ پر قمریہ سالوٹس لگا دی ہے جس پر

لکھا ہے:

The girls will be allowed to fly kites on Basant day
کیرہ اس کی شکل پر آتا ہے۔ اس کے چرے پر اطمینان کی بڑی کمری
چھاپ ہے۔)

کٹ

رات

ان دنوں

سین 21

(ہوٹل کا کمرہ۔ وسیم اپنے ڈیسک پر بیٹھا خط لکھ رہا ہے۔ اس کی

آواز سپر امپوز ہوتی ہے)

وسیم: قمر! میں برسوں سے جانتا تھا کہ تم کہاں ہو اور کس حالت میں ہو۔ لیکن میں
— میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو پہلے عورت کو مرنے سے بچاتے ہیں
اور آخر کار اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا دیا دیتے ہیں۔ عام طور پر وہ مرد جو
معاشرے سے عورت کو بچانے کا عزم کرتا ہے، آخر کار خود اسی عورت کا قاتل بن
جاتا ہے۔ مرد زندگی کے ایک لمحے میں عورت کا ہاتھ ہمیشہ پکڑے رہنے کا عہد
کرتے ہیں اور زندگی کی تھکا دینے والی مسافت میں پہلے پڑاؤ پر ہی مہاراجہ علی کی
طرح اسے چھوڑ جاتے ہیں۔

میں ساری عمر تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا تھا۔ میں تم سے، تمہاری بد صورتی
سے بڑی دیر تک پیار کر سکتا تھا لیکن ہمیشہ کا عہد ممکن نہ تھا۔ اسی لئے میں نے
خدا کا یہ بوجھ نہ اٹھایا۔ کوئی آدمی بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خدا کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا
کم از کم مجھ سے جمل پرست تو ایسا دعویٰ نہیں کر سکتے۔
میں نے کل شام تمہیں یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ مجھے تمہارے اندر کی
قمر سے عشق تھا۔ میں تمہارے لئے اس سے زیادہ اور جھوٹ نہیں بول سکتا۔
یہ میرے عشق کی انتہا ہے، یہی میری محبت کی سرحد ہے۔ میں لاکھ بزدل سہی
تمہیں مرنے سے تو نہ بچا سکا لیکن اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا بھی نہیں گھونٹ
سکتا۔ وسیم

(وسیم یہ خط بند کرتا ہے۔ پھر آہستہ سے ماپس جلا کر اسے جلا

تھیں۔ آہستہ آہستہ خط جلتا رہتا ہے۔ اس پر ٹیلپ آتے رہتے ہیں)

فیڈ آؤٹ

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com